سرکاری رپورٹ

تیرھواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی کی کارروائی

اجلاس منعقدہ ۲۴ر اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۳ رجب المرجب ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱	آغاز تلاوت قرآن پاک وترجمہ	۵
۲	بابت تحریک وقفہ سوالات۔نہیں ہوا	۶
۳	رخصت کی درخواستیں	۶
۴	تحریک التوا نمبر ۵	۷
۵	تحریک التوا نمبر ۶	۱۵
۶	بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی)	۲۱
	مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء	۲۴

بلوچستان صوبائی اسمبلی

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا تیرھواں اجلاس مورخہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۹۸ء بمطابق ۳ رجب المرجب بروز ۱۴۱۹ ہجری بروز ہفتہ گیارہ بج کر تیس منٹ پر زیر صدارت جناب ڈپٹی اسپیکر مولوی نصیب اللہ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: السلام علیکم

تلاوت قرآن پاک وترجمہ

از

عبدالمتین اخوندزادہ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَوَلَمْ يَسِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ فَيَنْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ وَكَانُوْا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً ۚ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعْجِزَهٗ مِنْ شَيْءٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۚ اِنَّهٗ كَانَ عَلِيْمًا قَدِيْرًا ۝ صدق اللہ العظیم

ترجمہ: کیا یہ لوگ ملک میں چلے پھرے نہیں اور نہیں دیکھا کہ جو لوگ ان سے پہلے ہو گزرے ہیں ان کا کیسا (خراب) انجام ہوا حالانکہ بل بولتے ہیں (وہ لوگ) ان سے بڑھ کرتے اور اللہ (کچھ کیا گزرا) نہیں ہے کہ آسمان و زمین میں اس کو کوئی چیز بھی عاجز کر سکے بے شک وہ سب کے حال سے واقف اور بڑی قدرت والا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جزاک اللہ۔اب وقفہ سوالات۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: بسم اللہ الرحمان الرحیم جناب عبدالرحیم خان مندوخیل صاحب سوال نمبر ۳۵۶ دریافت فرمایئے۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: مندوخیل صاحب موجود نہیں ہے پرسوں کے لئے اگر اس کو ڈیفر کیا جائے یہ ہماری Reuest ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سارے سوالات کیا خیال ہے مصطفیٰ خان صاحب۔

سردار صالح محمد بھوتانی: نہیں بھائی وہ اچھی طرح سے پوچھے گا چھوڑ دے ان کو شوق پورا کرنے دے ہم کیوں گھبرائے اس سے تمہیں کیا ہے۔

سردار عبدالرحمان خان کھیتران: گھبرانے والی بات نہیں ہے یا تو سوالات کا وقفہ ختم کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو کیا خیال ہے۔

سردار صالح محمد بھوتانی: جناب عبدالرحیم صاحب نہیں ہے اگر ہمارے دوست کا یہ خیال ہے کہ عبدالرحیم صاحب خود پوچھے گا۔ہم اس کے لئے تیار ہیں کوئی بڑی بات نہیں ہے تو میرے خیال میں ڈیفر کروے جب تک مندوخیل صاحب آئے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تو جتنے بھی سوالات ہیں عبدالرحیم خان صاحب کے مشترکہ رائے یہ ہے کہ سب کو ڈیفر کیا جاتا ہے اس کے علاوہ کوئی سوال نہیں ہے لہذا سیکریٹری اسمبلی رخصت کی درخواست پڑھے۔ (رخصت کی درخواستیں)

سیکریٹری اسمبلی: نوابزادہ حیربیار مری صاحب کو کوئٹہ سے باہر جانا پڑھ گیا ہے لہذا انہوں نے آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت کی درخواست منظور)

سیکریٹری اسمبلی: میر اسرار اللہ زہری صاحب کوئٹہ سے باہر گئے ہوئے ہیں اس لئے انہوں نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور)

سیکریٹری اسمبلی: جناب شوکت بشیر مسیح صاحب نے نجی مصروفیات کی بنا پر آج کے لئے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت کی درخواست منظور)

سیکریٹری اسمبلی: سردار نثار علی صاحب نے سرکاری مصروفیات کی بنا پر آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست کی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا رخصت کی درخواست منظور کی جائے (رخصت منظور ہوئی)

جناب ڈپٹی اسپیکر: مشترکہ تحریک التوا نمبر ۵ منجانب عبدالرحیم خان مندوخیل سردار مصطفیٰ خان ترین پیش فرمائے۔

تحریک التوا نمبر ۵

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ صوبے میں آٹے کا بحران ہوا ہے کہ ساڑھے آٹھ سو روپے کی بوری ایک ہزار میں فروخت ہو رہی ہے اور چونکہ صوبائی محکمہ خوراک کی وجہ سے صوبے کے لئے سبسڈی ۸۰ کروڑ روپے صوبہ پنجاب نے وفاقی حکومت سے وصول کر لی ہے مگر صوبہ میں نہ ہی گندم منگوائی گئی ہے جس سے صوبے کے فلور مل بند ہو گئے اور عوام آٹے کے لئے پریشان ہیں لہٰذا اسمبلی کی معمول کی کارروائی روک کر اس پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک التوا نمبر ۵۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں یہ تحریک التوا پیش کرتا ہوں کہ صوبے میں آٹے کا بحران

ہوا ہے کہ ساڑھے آٹھ سو روپے کی بوری ایک ہزار روپے میں فروخت ہو رہی ہے اور چونکہ صوبائی محکمہ خوراک کی وجہ صوبے کیلئے سبسڈی ۸۰ کروڑ روپے صوبے پنجاب نے وفاقی حکومت سے وصول کر لی ہے مگر صوبہ میں نہ ہی گندم منگوائی گئی ہے جس سے صوبے کی فلور مل بند ہوگئیں اور عوام آٹے سے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تھوڑا سا وضاحت فرمائیے اس کا۔

سردار مصطفیٰ خان ترین: جناب والا جیسا کہ اس صوبے میں آٹے اور گندم کی سخت مشکلات روز بروز بڑھتی جا رہی ہے اور اس میں پھر وہی بات آجاتی ہے کہ پنجاب کا مفاد حاصل ہے کہ وہ گندم کے بجائے یہاں آٹا دینے کے لئے پیشکش کی ہے جناب والا صوبائی گورنمنٹ کا اگر یہی رویہ رہا تو ہماری یہاں جتنے بھی فلور مل ہیں یہ سب بند ہو جائیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب غلام مصطفیٰ خان صاحب تھوڑا سا وضاحت فرمالیجئے پھر اگر بحث کے لئے منظور ہوا تو بعد میں آپ تقریر کر سکتے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: تو اس میں ہم یہ چاہتے ہیں جناب والا کہ گندم فوری طور پر منگوائی جائے تاکہ یہاں کے فلور مل اور جو لوگ بے روزگار ہوتے جا رہے ہیں وہ اس بحران سے بچ جائے۔ صوبائی گورنمنٹ اس پر خاص توجہ دے تاکہ گندم اس صوبے میں فوری طور پر پہنچ جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: متعلقہ وزیر صاحب کچھ وضاحت فرمائیے۔

عبدالغفور کلمتی: اس کے متعلق میں تھوڑا سا وضاحت کروں گا بات یہ ہے کہ ۹۵ سے derationing ختم ہوگئی ہے اس کے بعد سے صوبوں میں یہ تھا کہ گندم چاروں صوبوں میں لے جانے کی اجازت تھی۔ اس کے بعد سے صوبہ پنجاب نے بلوچستان کے لئے ایک مہینے کے لئے پندرہ ہزار بوری دیا۔ بلوچستان کے ڈیلر پندرہ ہزار بوری ہر ماہ بلوچستان کے لئے پنجاب سے لے جا سکتے ہیں لیکن ایسا ہوا کہ پچھلے مہینے پنجاب کی گورنمنٹ نے تمام بارڈر پر پابندی لگا دی ہے گندم کی نقل وحرکت بند کر دی ہے جس کی وجہ سے یہاں پر تھوڑا سا مسئلہ پیدا ہو گیا ہے لیکن آٹے کی قیمت نہیں بڑھی جو گورنمنٹ کا ریٹ ہے۔ ۵۲۵ روپے ۹۲۵ روپے اسی حساب سے مارکیٹ میں available

ہے اور ابھی بھی گندم وہاں پہ مل رہی ہے دوسری بات یہ ہے کہ ابھی گورنمنٹ پنجاب نے ۱۲ ہزار پانچ سو بوری ہر مہینے دینے کا وعدہ کیا ہے اس مہینے سے اور وہ بھی انہوں نے یہ شرط رکھا ہے کہ وہ ڈیلر لا سکتا ہے جو پنجاب گورنمنٹ کے پاس رجسٹرڈ ہوگا اسی لئے میں تو یہ سمجھتا ہوں کہ بلوچستان میں ابھی آٹے کا کوئی بحران نہیں ہے اور ۹۲۵ روپے میں آٹے کا بوری کوئٹہ کی مارکیٹ میں ہر جگہ مل رہی ہے لہذا اس تحریک کو نامنظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سردار مصطفیٰ خان صاحب حکومت نے بھی اس کا نوٹس لیا ہے آپ کو معلوم ہے قرارداد بھی آیا ہے حکومت کی طرف سے اور تھوڑا سا بیان بھی ہوا ہے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب والا انہوں نے تو ایسا بیان کیا ہے کہ اس صوبے میں آٹے اور گندم کا کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ جناب والا آپ روزانہ اخباروں میں پڑھتے ہیں اور فلور ملز کے لئے روزانہ اخباروں میں وہ بیان دے رہا ہے۔

میر عبدالکریم خان نوشیروانی: point of order جناب اسپیکر میرا colleague صحیح بول رہا ہے سر جناب یہاں بلوچستان میں آپ کو بھی پتہ ہے آپ اسی سائیڈ said میں رہتے ہوئے بلوچستان میں پندرہ ہزار کیا میں کہتا ہوں کہ اگر پندرہ کروڑ دے دیں جب تک یہاں افغانستان کا بحران ہے تو آٹا کیا یہاں میرے خیال میں کچھ بھی نہیں رہے گا یہاں فلور مل مالکان آٹے کو بلیک کرتے ہیں بحران نہیں ہے یہاں آٹا بلیک ہو رہا ہے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب کریم صاحب گلہ کس سے کر رہے ہیں وہ تو خود ان کے ساتھ بیٹھے ہوئے ہیں تو وہ گلہ کس سے کر رہے ہیں۔ وہ حکومت میں بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس کو روکیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اسپیکر صاحب اگر ہم ٹریژری بینچ پر بیٹھے ہوئے ہیں یا اپوزیشن میں ہمیں حقیقت کو چھپانا نہیں ہے۔ بلوچستان میں کوئی بحران نہیں ہے بحران صرف افغانستان میں ہے ہمارے لئے اگر وہاں سے آپ کنٹرول کریں جناب کنٹرول کرنا یہ صرف حکومت کا کام نہیں ہے عوام کا کام ہے سب تعاون کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں جب بحث کے لئے منظور ہو جائے گی پھر آپ بولیں۔

پرنس موسیٰ جان: میں ان کی تائید کر رہا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اسپیکر صاحب ہمیں حقیقت کو تسلیم کرنا چاہیئے جیسا کہ کریم نوشیروانی صاحب نے تسلیم کیا ہے۔ گورنمنٹ کے وزیر ہیں اور حکومت نے اس بارے میں ایک قرارداد بھی لایا ہے لیکن میں کہنا چاہتا ہوں کہ یہ حقیقت ہے وزیر صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ یہاں پر آٹے اور گندم کی کوئی بحران نہیں ہے اور پھر حکومت خود قرارداد لا رہی ہے۔ جناب پنجاب اس صوبے کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے۔ جناب والا میں چاہتا ہوں جب حکومت کے ایک وزیر ایک طرف سے کہہ رہے ہیں کہ کچھ نہیں ہو رہا ہے اور دوسری طرف سے وہ اپنی قرارداد لا رہے ہیں جناب یہ ایک حقیقت ہے کہ صوبہ پنجاب اس صوبہ کے ساتھ زیادتی کر رہا ہے اپنے مفاد کے لئے وہ جنگ لڑ رہا ہے لیکن ہمیں مل کر اس صوبے کے لئے جنگ لڑنا چاہیئے ہمارے اسی کروڑ روپے وفاقی حکومت لیتی ہے لیکن......

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب غلام مصطفیٰ خان ترین صاحب پھر آپ اس پر بات کر سکتے ہیں ابھی تو اس کو باضابطہ بھی نہیں قرار دیا گیا ہے تقریر تب کریں جب باضابطہ قرار دی جائے حکومت کی طرف سے بھی ایک قرارداد آئی ہے پھر اکٹھا ان دونوں تحاریک پر آپ تقریر کر سکتے ہیں تو فی الحال آپ اس پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ٹھیک ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب پوائنٹ آف آرڈر تحریک التوا جو پیش کی گئی ہے اس پر ہم زور نہ دیتے مگر حکومت کی طرف سے اس تحریک التوا کی حمایت میں ایک قرارداد آچکی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ آٹے کا بحران ہے۔ پنجاب کی طرف سے جو آٹے پر پابندی لگائی گئی ہے آئین کی آرٹیکل ۱۵۱ کے تحت جو اس کو لگائی نہیں چاہیئے تھی اس کا مطلب ہے آٹے کا بحران ہے جس کی وجہ سے حکومتی بینچز کی طرف سے ایک قرارداد آچکی ہے میرے خیال میں اس تحریک کو منظور کراتے ہوئے جس طرح

سے انہوں نے قرارداد لائی ہے ہم اس قرارداد کی مخالفت نہیں کرتے۔ اس تحریک التوا کو منظور کراتے ہوئے کہیں گے کہ پنجاب کی طرف سے جو آٹے پر پابندی لگائی ہوئی نہیں ہے اس میں صوبے کے اندر جو بے قاعدگیاں ہیں ان کا بھی ذکر کیا گیا ہے تو ہم سمجھتے ہیں اس تحریک التوا کو منظور کریں اور رولز کی وائیلیشن نہ کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب وہ فرمارہے ہیں کہ بے قاعدگیاں ہوئی ہیں۔ جناب ہمیں تو ڈیڑھ ماہ ہوا ہے اگر بے قاعدگیاں ہوئی ہیں تو وہ ڈیڑھ سال پہلے سے ہیں یہ تو ڈیڑھ ماہ سے شروع نہیں ہیں یہ تو پہلے سے تھیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب میں نہیں سمجھتا ہوں کہ یہ ڈیڑھ سال سے ہیں یہ تو اس وقت سے جاری ہیں جب سے ہمارے وزیر موصوف جیل کے چکر کاٹ رہے تھے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب آپ کی مہربانی سے ہوا ہے۔ (مداخلت.....شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس تحریک پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: میں چاہتا ہوں آپ اس تحریک کو منظور کریں اور اس پر اکٹھا بحث کی جائے قرارداد بھی آرہی ہے یہ منظور ہو دونوں پر اکٹھا بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس پر زور نہ دیں میں اس پر پھر رائے شماری کراتا ہوں۔

میر عبدالغفور کلمتی: جناب جب قرارداد آرہی ہے اس تحریک کو آپ منظور نہ کریں اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے اس لئے اس کو نامنظور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس لئے میں سردار صاحب سے گزارش کرتا ہوں یہ پہلے بھی دفتر میں ڈسکس ہوئی آپ اس پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب ہم اس پر ترامیم لائیں گے اس کو اکٹھا کردیں یہ صوبے کی بات ہے اس کو منظور کیا جائے تاکہ دونوں قرارداد اور تحریک پر اکٹھا بحث ہو جائے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب زور سے آپ کی کیا مراد ہے کیونکہ آج کل زور کے بغیر تو کچھ چلتا نہیں

ہے وہ اسلام آباد سے زور چل رہا ہے آپ اس کی وضاحت کر دیں تو مہربانی ہوگی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب میرا مقصد یہ ہے کہ چونکہ حکومت نے اس کا از خود نوٹس لیا ہے تو لہذا اصرار نہیں کرنا چاہیے دونوں پر بحث کر سکتے ہیں تقریر کر سکتے ہیں جو آپ چاہیں گے اس کے لئے موقع دیں گے۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کو منظور کر لیا جائے کوئی حرج نہیں ہے دونوں اکٹھا ہو جائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں پھر اس کو رائے شماری کے لئے ایوان میں پیش کرتا ہوں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب اس کو بے ضابطہ قرار دیا جائے یہ تحریک التوا ۱۹ تاریخ کو پیش ہوئی ہے۔ آج چوبیس تاریخ ہے لہذا اس تحریک التوا کے متعلق ایک کامن سنس بھی ہے کہ یہ تحریک التوا کئی دنوں کے بعد پیش ہو رہی ہے اور کئی دنوں کے بعد یہ تحریک پیش نہیں ہو سکتی ہے لہذا اس کو بے قاعدہ قرار دے دیں یہ آپ کا اختیار ہے اور اس قسم کی ایک تحریک پہلے ۲۹ تاریخ کے لئے موخر ہو چکی ہے اب یہ ہر روز ایک تحریک پیش کرنا غلط بات ہے اور یہ آپ کی اسمبلی کے اسٹاف کا فرض ہے کہ اس تحریک کو وہ شامل نہ کرتے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب ابھی تک اس تحریک کو بحث کے لئے منظور نہیں کیا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: آج ویسے بھی اس پر بحث نہیں ہو سکتی ہے۔ ۹ تاریخ کی تحریک التوا کیسے آج چوبیس کو پیش ہو سکتی ہے اس کی اہمیت ختم ہو گئی ہے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے اور دوسری بات کہ یہ اسمبلی کے قاعدہ ۷۔اے کے خلاف ہے یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے لہذا اس تحریک التوا کو پیش کرنے کی ضرورت نہیں آپ اس کو اپنے چیمبر میں بھی کل ڈسکس کر سکتے ہیں اس کا اختیار ہی نہیں ہے اور یہاں جب ہر روز پانچ چھ تحریک التوا آئیں جو اسمبلی میں پیش ہو رہی ہیں یہ غلط ہے آپ اس کو خلاف قاعدہ قرار دیں اور اس پر کافی بحث ہو چکی ہے جو کچھ کہنا تھا وہ کہہ چکے ہیں اب اس کے

بعد اور کیا کہیں گے لہذا میں کہتا ہوں اس کو آپ خلاف قاعدہ قرار دیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ حکومت کی طرف سے بھی اس مضمون سے متعلق ایک قرارداد آئی ہے تو کوشش کرتا ہوں کہ دونوں پر بحث ایک ہی مرتبہ ہو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر قانون): تحریک التوا کی اپنی حیثیت ہے اور قرارداد کی اپنی حیثیت ہے قرارداد پیش کی جا سکتی ہے قرارداد اور تحریک التوا میں بڑا فرق ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: ٹھیک ہے فرق ہے لیکن محرک واپس نہیں لیتا ہے تو میں پھر رائے شماری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کے متعلق حکومت اور اپوزیشن میں یہ فیصلہ ہو چکا ہے کہ حکومت کا نمائندہ اور اپوزیشن کا نمائندہ بعد میں مولانا امیر زمان صاحب اور سردار اختر صاحب ہم لوگوں نے اس کے لئے یہ تاریخ فکس کی ہے کہ فلاں فلاں تاریخ پر یہ تحریک پیش کی جائے گی اور اس کو منظور کیا جائے گا نہ جانے حکومت والے اپنے اس معاہدے کی کیوں خلاف ورزی کر رہے ہیں یہ تو پہلے بات ہوئی ہے اور سرور خان کو پتہ نہیں ہے کیا ہوا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: کوئی معاہدہ نہیں ہوا ہے جناب وہ ایسے کہہ رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: معاہدہ امن و امان سے متعلق تھا اس پر اتفاق نہیں ہوا تھا۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس پر بھی ہوا تھا مولانا امیر زمان کہہ دے کہ نہیں ہوا ہے پھر ٹھیک ہے ذرا ان سے پوچھیں کہ یہ معاہدہ ہوا تھا کہ یہ اس تاریخ کو پیش کیا جائے گا اور اس کو منظور کیا جائے گا لیکن اب مولانا امیر زمان اب کیا بول رہا ہے آپ ذرا ان سے پوچھیں کیونکہ وہ حکومت کا نمائندہ تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس کے متعلق یہ ہے کہ اگر آپ حکومت کے بیان سے مطمئن نہیں ہیں تو میں آپ کی اس تحریک کو باضابطہ قرار دیتا ہوں۔ رائے شماری کے لئے پیش کرتا ہوں۔

جو اس تحریک کے حق میں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

اور جو اس تحریک کی مخالفت میں ہیں وہ اپنی اپنی نشستوں پر کھڑے ہو جائیں۔

چونکہ مخالفت والے زیادہ ہیں اور آٹھ ممبران اس کے حق میں نہیں ہیں لہذا اس کو ساقط کیا جاتا ہے۔

(مداخلت)

بسم اللہ خان کاکڑ (وزیر): جناب آپ نے ہر روز یہی درخواست ہوتی ہے کہ ایک دن میں ایک تحریک پیش کیا کریں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: میں کام کو نکالنے کے لئے یہ پیش کرتا ہوں یہ آپ پر منحصر ہے آپ اس کو بھی مسترد کر دیں۔ رائے تو آپ کی ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر قانون): یہ رولز کی بات ہے آپ اسمبلی کے قاعدے ۲۷ کو پڑھیں یہ کیا کہتے ہیں۔ کیا یہ مسئلہ فوری اہمیت کا ہے اور اس کے لئے ۲۹ تاریخ مقرر ہو چکی ہے اس کو اسمبلی کے ریکارڈ پر لانا غلط ہے۔ یہ تحریک التوا یہاں پیش نہیں ہو سکتی آپ اس کو اپنے چیمبر میں ختم کر سکتے ہیں اور اس تحریک پر یہاں بحث ہو گئی ہے اور پھر ۲۹ تاریخ کو کس پر بحث ہو گی جب اسمبلی کے فلور پر ایک بات طے ہو جاتی ہے پھر اس کا احترام ہونا چاہیے۔

پرنس موسیٰ جان: خان صاحب جناب جذبات میں تیز بولتے ہیں اور ہم سمجھتے بھی نہیں ہیں کہ وہ کیا بول رہے، ہم سمجھ تو جائیں وہ کیا بول رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب اس کو باضابطہ قرار نہیں دیا گیا ہے۔ رول نمبر ۲۷ میں اگر آپ بغور مطالعہ فرمائیں گے تو اس میں ہے جس کی منظوری نہیں ہوئی ہے اس کو شماری میں نہیں لایا جاتا۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب ایک دن میں دو تحریک التوا بھی نہیں پیش ہو سکتی یہ خلاف قاعدہ ہے آپ اپنی رولنگ کی خلاف ورزی کر رہے ہیں آپ نے پرسوں ایک رولنگ دی تھی کہ ایک تحریک التوا کے بعد دوسری تحریک التوا نہیں پیش ہو سکتا ہے لہذا اپنی رولنگ کی آپ خلاف ورزی کر رہے ہیں آپ اپنے ریکارڈ کو چیک کریں پرسوں آپ نے فیصلہ کیا تھا یہ اسمبلی کے قاعدے کی بھی خلاف ہے۔

۱۷۲ اے پڑھیں ایک تحریک التوا ایک دن میں پیش ہو سکتی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب سرور خان صاحب اس قاعدہ ۷۲ میں تفصیل بھی ہونی چاہئے ایک قرارداد جب منظور کی گئی تو دوسری پیش نہیں کی جاسکتی منظور یہ نہیں کی گئی۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): منظور ہو یا نہ ہو صرف ایک قرارداد پیش کی جاسکتی ہے یا اسمبلی کے قواعد وضوابط میں ترمیم لائیں یہ کوئی قاعدہ نہیں ہے ہمارے اسمبلی اسٹاف کو آپ سے بات چیت کرنی چاہیے کہ یہ تحریک رولز کے مطابق نہیں ہے جب آیا کریں اپنے سیکریٹری سے مشورہ کریں رولز پڑھیں بعد میں اسمبلی کو چلائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کام نکالنے کے لئے یہ طریقہ ہونا چاہیئے جب سارے تحریک التواء آتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): آپ اس کے لئے بھی کوئی رول کوٹ کریں پرسوں آپ نے رولنگ دی کہ ایک دن میں دو نہیں پیش ہو سکتی ہے اور آج کہتے ہیں ساری پیش ہو سکتی ہیں یہ اسمبلی ہے مذاق ہے۔ اسمبلی کے قواعد وضوابط ہیں آپ مہربانی کریں اس کے مطابق چلیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کام نکالنے کے لئے باہمی افہام وتفہیم سے کوئی کام ہونا چاہیے۔ مشترکہ تحریک التوا عبدالرحیم خان مندوخیل یا سردار غلام مصطفیٰ خان ترین میں سے کوئی ایک پیش کریں۔

تحریک التوا نمبر ۶

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: ہم صوبائی اسمبلی کے قواعد وانضباط کار کے قواعد ۷۰ اور ۷۲ کے تحت اس تحریک کا نوٹس دیتے ہیں کہ اس معزز ایوان کی معمول کی کارروائی روک کر عوامی اہمیت کے اس فوری مسئلہ پر بحث کی جائے کہ نجی اسکول بیکن ہاؤس میں گزشتہ چند مہینوں کے دوران فیسوں میں دوسری بار اضافہ کیا گیا ہے اس طرح اب فیس دگنی کر دی گئی ہے اس سے طلباء کے والدین میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے اور وہ فیس کے بلاجواز اضافے پر احتجاج کرتے ہوئے حکومت سے مطالبہ کر رہے ہیں کہ قانون کے ذریعے نجی اسکولوں اور ان کی فیس کو ضابطہ کا پابند کرے اخباری تراشہ منسلک ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ اس کی تھوڑی سی وضاحت فرمائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب اس کی وضاحت یہ ہے کہ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے نجی یا پرائیویٹ اسکول جو بھی ہے ان کا کوئی قانون یا ضابطہ نہیں ہے۔ جناب والا وہ اپنی مرضی سے جو چاہیں اپنی مرضی سے کرتے ہیں، جناب والا ہماری اس ایوان سے یہ درخواست ہے کہ اس کو بحث کے لئے منظور کیا جائے تاکہ اس کے لئے کوئی ایسا قانون بنایا جائے تاکہ یہ روز بروز جو مشکلات عوام پر پڑرہے ہیں اور اپنی مرضی سے فیس لگاتے جارہے ہیں اور عوام اس سے کافی پریشان ہیں تو ہم چاہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر ان کے لئے کوئی ایسا قانون بنائے تاکہ وہ اس قانون کے اندر رہتے ہوئے چاہے وہ فیس بڑھائے یا نہ بڑھائے کوئی قانون ان کے لئے ہونا چاہیے یہاں یہ اپنی مرضی سے چلارہے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): جناب رکن مذکور خود کہہ رہے ہیں کہ اس کے لئے کوئی قانون بنایا جائے لہذا اسمبلی کے قاعدہ ۲۷ ج کے تحت جس کے متعلق کوئی قانون بنانا ہو، کوئی تحریک التوا نہیں پیش کی جاسکتی آپ اس کو پڑھیں نجی اسکول ہیں حکومت کا ان پر کوئی کنٹرول نہیں ہے لہذا یہ حکومت کا کام نہیں ہے اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو پرائیویٹ بل لائیں تاکہ قانون بن جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب مصطفیٰ خان ترین ۵/اکتوبر کے جنگ اخبار کا تراشہ ہے کہ والدین کے احتجاج پر نجی اسکولوں نے اضافہ واپس لے لیا لہذا گزارش ہے اپنی تحریک پر زور نہ دیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب یہ صحیح ہے لیکن پرائیویٹ اسکولوں کے لئے کچھ تو ہونی چاہیے اگر پرائیویٹ اسکولوں کو اس طرح چھوڑا جائے لیکن ہم کہتے ہیں عوام کے لئے مشکلات نہیں اس پر ہمیں غور کرنی چاہیے۔ جناب سرور خان کی بات صحیح ہے لیکن ہم چاہتے ہیں کہ یہ اسمبلی میں ہم نے تحریک پیش کی ہے اس پر غور ہو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر): اس کے لئے آپ بل لائیں خالی تقریریں نہ ہوں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب تقریریں تو آپ کی وجہ سے ہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر تعلیم صاحب کچھ کہنا چاہیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: جناب والا ہمیں اس کا احساس ہے اس کی کمر توڑ قسم کی فیسیں ہیں لیکن اس پر ہماری صوبائی حکومت کا پرائیویٹ اسکولوں پر کوئی کنٹرول نہیں ہے جیسے ہم اپنے صوبائی اسکولوں پر تو کنٹرول رکھ سکتے ہیں پرائیویٹ اسکول یہ تو والدین کی خوشی ہے اس میں داخلہ لیں یا نہ لیں زبردستی تو کسی کو داخلہ نہیں دلایا جاتا ہے حالانکہ میرے اپنے بچے پڑھ رہے ہیں ایک دن فیس لیٹ ہوئی انہوں نے مجھے ۸ ہزار روپے جرمانہ کر دیا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ چیز تو ہے لیکن یہ تحریک التوا نہیں بنتی۔ میری معزز رکن سے گزارش ہے کہ اس سلسلے میں اگر وہ قانون سازی کرانا چاہتے ہیں جو طریقہ کار ہے اس کے مطابق بل کی صورت میں اسمبلی میں پیش کریں تحریک التوا نہیں ہے یہ فوری اہمیت کا حامل مسئلہ نہیں ہے میری گزارش ہے اس کو زیادہ پریس نہ کریں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب وزیر صاحب کی باتوں سے تو یہ لگتا ہے کہ وہ مجبور ہیں کنٹرول نہیں کر سکتے تو حکومت کا کیا مطلب ہوتا ہے وہ اس کو کنٹرول کریں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب ممبر صاحب ٹھیک کہتا ہے ہم ہر چیز کی حکومت پر تنقید نہ کریں یہاں پر کچھ ایسے اسکول ہیں جنہیں بزنس پر چلایا جا رہا ہے زیادہ فیسیں بھی وصول کر رہے ہیں اور تعلیم بھی وہاں نہیں ہے اس کے لئے وزیر صاحب بھی صحیح کہہ رہے ہیں اس کے لئے پرائیویٹ بل لائیں کئی اسکول اور کالج ہیں جنہوں نے لاکھوں روپے لوٹے ہیں اور حکومت میں رجسٹرڈ ہیں اس کے لئے پرائیویٹ بل لائیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: پرائیویٹ کے ساتھ حکومت بھی تو ان کا مدد کر رہا ہے جب حکومت اس کے ساتھ مدد کر رہی ہے اور امداد دی جا رہی ہے تو حکومت کیوں اقدام نہیں لیتی۔ وزیر صاحب کے نوٹس میں لاتے ہیں کہ پشین میں ایک پرائیویٹ اسکول بنا ہے اس کی حکومت نے لاکھوں روپے امداد کی ہے اس کو کنٹرول کیوں نہیں کیا جاتا کروڑوں روپے سے زیادہ پراپرٹی اس کو دیا گیا ہے لیکن وہ اپنی مرضی سے چل رہا ہے۔

مولانا امیر زمان (سینئر وزیر): جناب گزارش یہ ہے جو پہلا تحریک پیش ہوا تحریک التواء اس پر آپ نے رائے شماری کی قاعدے کے تحت دوسری تحریک پیش ہی نہیں ہوسکتا ہے لیکن چونکہ یہ تحریک پیش ہوگیا ہے اب قاعدہ (۷۲) کے تحت وہ اس کے لئے پرائیویٹ بل لاسکتے ہیں بل پیش کیا جائے اور اس تحریک التوا پر بحث بھی کی جائے تو اس کا فائدہ نہیں ہے اس کے لئے قاعدہ نہیں ہے اگر معزز ممبر چاہتے ہیں تو اس کے لئے ایک بل مرتب کر کے لائیں ہم اس کا ساتھ دیں گے لیکن یہ بتانا ہے کہ ان پرائیویٹ اسکولوں میں کن کے بچے پڑھ رہے ہیں۔

سردار غلام مصطفیٰ خان ترین: جناب مولانا صاحب کی بات پر ہمیں بھروسہ نہیں ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی: جناب اس نے سیاسی بنیاد پر کہا تھا۔

مولانا امیر زمان سینئر منسٹر: جناب دیکھیں یہ منظور نہیں ہوا ہے اور قاعدے کے تحت اس پر ابھی بحث نہیں ہوسکتی ہے۔ لہذا اس تحریک التواء کو رولنگ دے کر خود بے ضابطہ قرار دے دیں اگر آپ چاہتے ہیں تو اسے رائے کے لئے پیش کریں۔

پرنس موسیٰ جان: جناب اسپیکر آپ ہمارے اسپیکر ہیں آپ کو رنگ ماسٹر بنایا ہے کوئی تو سچ کہہ رہا ہے یا آپ کہہ رہے ہیں مولانا صاحب سچ کہہ رہے ہیں دونوں میں سے کون سچ کہہ رہا ہے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ: جناب یہ آپ کے استحقاق کو مجروح کر رہے ہیں یا اپنے الفاظ واپس لے لیں یہ غیر پارلیمانی الفاظ ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب اخبار کا تراشہ ہے کہ والدین کے احتجاج پر نجی اسکولوں نے فیسوں میں اضافہ واپس لے لیا ہے اب حکومت نے بھی اس کی وضاحت کی ہے گزارش ہے کہ آپ اس تحریک پر زور نہ دیں۔ (باہمی گفتگو)

مولانا عبدالواسع: جناب جو تحریک ہی خلاف ضابطہ پیش کی گئی اگر تحریک پر وہ زور دیں گے آپ دیکھیں یہ فوری اہمیت اور نوعیت کا مسئلہ نہیں ہے اگر وہ تحریک پر زور نہ دیں یا دیں لیکن آپ مسترد کر سکتے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ مسترد کر سکتے ہیں مصطفیٰ خان صاحب آپ کیا کہتے ہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب ہمارے منسٹر صاحبان کہہ رہے ہیں کہ یہ خلاف ضابطہ ہے اب رول دیکھا جائے۔ No more than one motion shall be admitted ایک سے زیادہ موشن ایڈمٹ نہیں ہو سکتا۔ اگر پہلا موشن ایڈمٹ ہو جاتا تو اس پر بحث نہیں کی جا سکتی تو چونکہ پہلا موشن ایڈمٹ نہیں ہوا ہے اس لئے اس پر بحث ہو سکتی ہے۔

مولانا عبدالواسع: جناب یہ فوری نوعیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ چند گھروں کا مسئلہ ہے امیر گھرانوں کا مسئلہ ہے یہ کچھ سرداروں اور نوابوں کی بات ہے غریب بچے وہاں نہیں پڑھتے۔

پرنس موسیٰ جان: جناب سرداروں، نوابوں کے الفاظ مولانا صاحب واپس لے لیں آپ کے حافظ حسین احمد کے بچے ایچ۔ ایس۔ این کالج میں پڑھتے ہیں............ (شور = باہم گفتگو)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب موسیٰ جان صاحب تشریف رکھیں۔ یہ غیر پارلیمانی الفاظ کو حذف کیا جاتا ہے۔

X X X X غیر پارلیمانی الفاظ بحکم ڈپٹی اسپیکر حذف ہوئے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران: وزیر تعلیم جناب میری معزز ممبر سے گزارش ہے ہمیں آپ کا احساس ہے چونکہ پرائیویٹ اسکول ہمارے کنٹرول میں نہیں ہیں اگر ہم اس کو ایڈمٹ کر لیتے ہیں اور بحث کر لیتے ہیں اس سے ہم کو فائدہ کیا ہوگا اس پر ہم اب قانون سازی نہیں کر سکتے ان کے لئے پرائیویٹ ڈے میں کوئی بل لائیں قانون سازی کے لئے تجویز لائیں ہم ان کی حمایت کریں گے۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب میں اس تحریک کا محرک تھا اس کے لئے فیصلہ ہوا تھا کہ اس کو ایڈمٹ کیا جائے گا اور اس پر بحث بھی کریں گے۔ تاریخ مقرر کرنا تھا اس کے علاوہ گندم کا مسئلہ بھی تھا آپ دیکھیں اتفاق تھا کہ جو قرارداد مولانا صاحب کی قرارداد اور گندم سے متعلق تحریک التوا ایک جگہ پر زیر بحث آئیں گے اور اس کو قرارداد میں تبدیل کر لیں گے اگر آپ اجازت نہیں دیتے آپ کی مرضی۔ لیکن آپ اسمبلی کو قواعد کے مطابق چلائیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ کو بروقت آنا چاہیے تھا آپ کے دوستوں نے اظہار خیال بھی کیا ہے۔ جناب آپ سب تشریف رکھیں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: بحیثیت اسپیکر آپ کا فرض ہے کہ حکومت اور اپوزیشن نے جو فیصلے کئے ہیں اس کی پابندی کرائیں۔ اپنے فیصلوں کی پابندی نہیں کرتے اور اس تحریک کو قرارداد میں بدلنا تھا اب آپ نہیں کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ وقت پر آتے اب اس کی اجازت نہیں دی جاسکتی ہے آپ آدھے گھنٹے بعد آئیں ہیں۔ جو اس تحریک التوا کے حق میں ہیں کھڑے ہو جائیں۔ چونکہ کھڑے ہونے والے ممبران کی تعداد 8 نہیں ہے اس لئے منظور نہیں کی جاسکتی ہے۔ (باہم گفتگو اور شور)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب وزیر صحت صاحب تحریک پیش کریں۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: پرائیویٹ پر بھی آپ قانون...... وہ آپ کے قانون کے......

(شور، مائیک بند)

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحیم خان صاحب آپ دیر سے پہنچے ہیں۔ اب رائے شماری کی گئی اس کو بحث کے لئے منظور نہیں کیا گیا۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: جناب آپ لوگوں پر آٹے کا مہنگائی لا رہے ہیں اور تعلیم بھی لوگوں پر مہنگا کر رہے ہیں آپ اچھی طرح اسپیکر شپ چلا رہے ہیں...... بڑا افسوس ہے...... (شور)

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب اسپیکر۔ یہ فوری اہمیت کا مسئلہ نہیں ہے یہ صرف اس لئے بحث کر رہا ہوں کہ کل اخبار میں آجائے تمام لوگ پڑھ لیں گے کہ رحیم صاحب نوابوں اور سرداروں کی حمایت کرتے ہیں...... (شور)

عبدالرحیم خان مندوخیل: یہ اخبار کا مسئلہ نہیں ہے اخبار کا کام آپ کا ہے اخبار والے مجھے جانتے ہیں۔ ہم نے اخبار کے لئے کبھی نہیں کیا یہ عوام کا کام ہے آپ کا کام اخباروں کا ہے...... کہ گورنمنٹ میں بیٹھ کر لوگوں کے لئے آٹا بھی مہنگا کرو۔ میں نے پچھلے سال مولانا امیر زمان صاحب

سے کہا تھا کہ ظلم کا عربی میں لغوی مطلب کیا ہے.........

جناب ڈپٹی اسپیکر: جناب عبدالرحمان کھیتران صاحب آپ کیا کہنا چاہیں گے۔

سردار عبدالرحمان کھیتران (وزیر تعلیم پرائمری ایجوکیشن): جناب اسپیکر۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وزیر صحت صاحب تحریک بابت بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کا (ترمیمی) بل مسودہ قانون مصدرہ ۱۹۹۷ء مسودہ قانون نمبر ۵ مصدرہ ۱۹۹۷ء پیش کرے۔

وڈیرہ عبدالخالق (وزیر صحت): میں تحریک پیش کرتا ہوں کہ بلوچستان ہیلتھ فاؤنڈیشن کے (ترمیمی) مسودہ مصدر ۱۹۹۷ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: مسودہ قانون پیش ہوا۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر پوائنٹ آف آرڈر تحریک التواء چونکہ دو اور بھی ہیں ان کو کم سے کم پیش کیا جاتا۔ ایڈمٹ تو نہیں ہوئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منظور ہونے سے پہلے آپ بحث کرنا چاہیں گے ایک گھنٹہ پھر اس کے بعد ایک گھنٹہ اس طرح تو مناسب نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: نہیں آپ رول کے مطابق جائے اس کو آپ ہاؤس کے سامنے پیش کرے اگر اس پر بحث کی جاتی ہے منظوری کے لئے پیش کرے تو ٹھیک ہے۔ دو تحریک التواء باقی ہے اس پر کم سے کم بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: وہ تحریکیں میں نے موخر کردی۔

عبدالرحیم خان مندوخیل: کیوں موخر کیا ہے اور کس رول کے تحت موخر کیا ہے۔

سردار محمد اختر مینگل: آپ ہمیں بتائیں کہ کس رول کے تحت موخر کیا ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: آپ رولز کے خلاف چل رہے ہیں قبل از وقت بحث کرنا چاہو گے یہ مناسب ہی نہیں۔

سردار محمد اختر مینگل: جناب اسپیکر اس دن رول کے خلاف جارہے تھے اس وقت تو ٹھیک تھا۔